

مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی

تحریر:- مولانا عبدالرشید عراقی۔ سوہدرہ گوجرانوالہ

میاں صاحب کے تلامذہ کی تدریسی خدمات

میاں صاحب کے تلامذہ میں جو حضرات مند تدریس پر فائز ہوئے۔ ان میں مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری، مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی، مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی، مولانا سید عبدالجبار غزنوی، مولانا حافظ محمد بن باریک اللہ لکھوی، مولانا عبدالوہاب صاحب دہلوی، مولانا محمد بشیر سہرانی، مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی، مولانا عبدالجبار عمر پوری، مولانا عبدالرحمان سمبھو پوری، مولانا عبدالسلام مبارکپوری اور مولانا محمد سعید محدث ہماری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حافظ گوندلوی کے تلامذہ کی تدریسی خدمات

محدث گوندلوی کے تلامذہ میں جو حضرات مند تدریس پر فائز ہوئے۔ ان میں مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری، مولانا عطاء اللہ حنیف، مولانا محمد اسحاق حسینی، مولانا ابوالبرکات احمد مدراسی، مولانا محمد عبدالہ فیروز پوری، مولانا حافظ عبداللہ بیہمالوی، مولانا محمد

میاں سید نذیر حسین دہلوی

حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی

مولانا سید عبدالجبار غزنوی

مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی

مولانا حافظ محمد گوندلوی کی تدریسی مدت ۶۲ سال ہے۔ اور آپ کے تلامذہ میں بے شمار حضرات بعد مند تدریس کے وارث ہوئے اور ان کے کارنامے بھی تاریخ الہدیث کا ایک درخشندہ باب ہیں۔

تدریس

میاں صاحب نے صرف ایک جگہ دہلی میں ۶۲ سال تک تدریس فرمائی۔ مگر حافظ گوندلوی مرحوم نے دہلی، مدراس، اوڑانوالہ، فیصل آباد، مدینہ منورہ اور گوجرانوالہ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔

تلامذہ

میاں صاحب کے تلامذہ کی تعداد کا شمار ہی مشکل ہے اور حافظ محدث گوندلوی کے تلامذہ کا بھی شمار نہیں کیا جاسکتا۔

برصغیر (پاک و ہند) میں علمائے الہدیث کی تدریسی و تصنیفی خدمات اتنی زیادہ ہیں کہ اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی نے ۱۲۵۸ھ میں دہلی میں تدریس کا آغاز کیا جب آپ کے استاد محترم مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ہجرت کر کے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور حضرت شیخ الکل نے ۶۲ سال تک دہلی کی مسجد اورنگ آبادی میں تفسیر، حدیث اور فقہ کا درس دیا اور اس ۶۲ سال کے دور میں آپ سے کتنے حضرات مستفیض ہوئے اس کا شمار مشکل ہے۔ صرف یہی کہا جاسکتا ہے کہ:

لا یعلم جنود ربک الاھو۔

حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں بے شمار حضرات بعد میں خود مند حدیث کے وارث ہوئے اور انہوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اس کا تذکرہ انشاء اللہ العزیز رہتی دنیا تک رہے گا۔

مولانا حافظ محمد گوندلوی کا سلسلہ تلمیذیہ کا واسطہ مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی سے ملتا ہے جو ذیل کے نقشہ سے دیکھا جاسکتا ہے۔

صديق فيصل آبادی، مولانا نذیر احمد رحمانی، مولانا محمد علی جانباز، مولانا حافظ عبدالمنان نور پوری، مولانا عطاء الرحمان اشرف، مولانا محمد اسحاق چیمہ اور مولانا حافظ عبدالرشید گوہروی قابل ذکر ہیں۔

میاں صاحب کے

صاحب تصنیف تلامذہ

میاں صاحب کے تلامذہ میں خدمت حدیث میں مولانا شمس الحق عظیم آبادی نے سنن ابی داؤد کی دو شرحیں ”غایۃ المقصود اور عون المعبود“ لکھیں اور سنن دار قطنی پر تعلیقات لکھیں۔ مولانا عبدالرحمن مبارکپوری نے جامع ترمذی کی شرح تھقہ الاحوذی لکھی۔ مولانا سید احمد حسن دہلوی نے مشکوٰۃ المصابیح کی شرح تنقیح الرواۃ (نصف اول) لکھی اور نصف ثانی مولانا سید ابو سعید شرف الدین دہلوی نے لکھی۔ مولانا وحید الزمان نے صحاح ستہ بشمول موطا امام مالک کے اردو میں تراجم کئے۔ مولانا عبدالنواب ملتانی صحیح بخاری اور بلوغ المرام کے اردو میں ترجمہ کئے۔ مولانا ابو الحسن سیالکوٹی نے صحیح بخاری کا ترجمہ ۳۰ جلدوں میں بنام فیض الباری کیا۔ مولانا سید عبدالاول غزنوی صحیح مسلم، صحیح بخاری اور ریاض الصالحین کے تراجم کئے۔

محدث گوندلوی کے

صاحب تصنیف تلامذہ

حضرت محدث گوندلوی کے تلامذہ میں خدمت حدیث کے سلسلہ میں مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری نے مشکوٰۃ المصابیح کی شرح

مرعاة الفتح ۹ جلدوں میں لکھی۔ یہ شرح صرف کتاب المناسک تک لکھی گئی کہ مولانا مبارکپوری انتقال کر گئے۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف نے سنن نسائی کی شرح بنام العللیات التفسیہ لکھی۔ مولانا محمد علی جانباز نے سنن ابن ماجہ کی شرح ۸ جلدوں میں لکھی ہے جس کی پہلی جلد زیر طبع ہے۔ علاوہ ازیں محدث گوندلوی کے تلامذہ میں مولانا حافظ عبدالسلام نے بلوغ المرام کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

صاحب تحقیق تلامذہ

حضرت میاں صاحب دہلوی کے تلامذہ جو حضرات صاحب محقق ہوئے۔ ان میں مولانا عبدالنواب ملتانی نے حاشیہ بلوغ المرام من اولۃ الاحکام، تعلیق صحیح مسلم، حواشی تھقہ الودود باحکام المولود، تعلیق مشکوٰۃ المصابیح، تعلیق المصنوع لائن ابی شیبہ اور تعلیق عون المعبود شرح ابی داؤد لکھیں۔

مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی نے تخریج آیات الجامع الصحیح البخاری، عملۃ تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث مشکوٰۃ، نصب الراية فی تخریج الہدایہ اور شرح سنن ابن ماجہ (ناکمل) لکھیں۔

محدث گوندلوی کے تلامذہ میں مولانا ارشاد الحق اثری صاحب تحقیق عالم ہیں۔ ان کی اس وقت درج ذیل کتابیں تحقیق و تخریج و تنقیح سے شائع ہو چکی ہیں۔

۱۔ الحلل الثانیۃ ابن جوزی

۲۔ منہب ابو یعلیٰ موصلی

۳۔ تحقیق اعلام اہل العصر فی رکتی الفجر مولانا شمس الحق ڈریانوی عظیم آبادی

۴۔ جلاء العینین فی تخریج روایات البخاری فی جز رفع الیدین۔

زیر طبع کتابیں:

حواشی الامراہم، مختصر حاشیہ علی التقریب، فرست نجم الصغیر طبرانی، تحقیق و تخریج و تنقیح، ازالۃ الخفاء عن خلافت الخلفاء شاہ ولی اللہ دہلوی۔

دعوت و تبلیغ

دعوت و تبلیغ کے ذریعہ حضرت

میاں صاحب دہلوی کے جن تلامذہ نے بہت زیادہ شہرت پائی ان میں مولانا محمد ابراہیم آرڈی، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی، مولانا غلام رسول قلعوی، مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی، مولانا سید عبدالواحد غزنوی اور مولانا محمد سعید محدث ہماری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

محدث گوندلوی کے تلامذہ میں جن علمائے کرام نے دعوت و تبلیغ کے ذریعہ دین اسلام کی گرفتار خدمات انجام دیں۔ ان میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ، مولانا قاضی محمد اسلم سیف، مولانا محمد خالد گھر جاکھی، مولانا عبدالرحمن عتیق، مولانا علم الدین سوہدروی، مولانا سید عبداللہ شاہ، مولانا عطاء اللہ دیر کوٹی وغیرہم قابل ذکر ہیں۔

دینی مدارس کا اجراء

حضرت مولانا میاں صاحب دہلوی کے تلامذہ میں سے جن علمائے کرام نے دینی مدارس قائم کئے ان میں مولانا ابراہیم آرڈی کے مدرسہ احمدیہ آرہ، مولانا عبداللہ غزنوی کا مدرسہ غزنویہ، بعد میں تقویۃ الاسلام، مولانا حافظ محمد بن باریک اللہ لکھوی کا مدرسہ محمدیہ لکھو کے،